متفرق امور

(تقریر ۲۷؍دسمبر ۱۹۴۶ء برموقع جلسہ سالانہ)

از

سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

متفرق امور

(تقریر فرمودہ ۲۷ ؍دسمبر ۱۹۴۶ء برموقع جلسہ سالانہ قادیان)

تشہّد ،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں سب سے پہلے مولوی محمد علی صاحب کے حلف کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں۔ اس حلف کا سلسلہ اِس طرح شروع ہوا کہ محمد اسلم صاحب ایک غیر مبائع دوست اور فیض الرحمٰن صاحب فیضی نے مجھے لکھا کہ کیا آپ مولوی محمد علی صاحب کے مطالبۂ حلف کے جواب میں حلف اُٹھانے کے لئے تیار ہیں؟ اِس پر میں نے ان کو جواب دیا کہ جب مولوی صاحب مجھ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں تو لازماً ہماری طرف سے بھی اِس قسم کا مطالبہ ہوگا۔ ہاں یہ جائز نہ ہوگا کہ فریق مخالف دوسرے فریق کی طرف خود ساختہ عقائد منسوب کر کے حلف کا مطالبہ کرے۔ ہر فریق اپنے اپنے عقائد کا خود اعلان کرے گا، ہاں ایک فریق دوسرے کی تبدیلی عقائد کو ثابت کرنے کا مجاز ہوگا۔

مسئلہ متنازعہ فیہ یہ ہے کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۹۰۱ء سے قبل نبوت کی اور تعریف کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اس تعریف کے رو سے آپ کی نبوت ناقص ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کی متواتر وحی نے آپ کو بار بار نبی کے نام سے موسوم کیا تب آپ کو تفہیم ہوئی کہ نبی کی اور بھی تعریف کی جاسکتی ہے جس کی رو سے آپ نبی ہیں لیکن مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ اس سے مختلف ہے۔ مولوی صاحب نے اس جلسہ سالانہ پر قسم کھانے کا اعلان کیا تھا۔ اگر فی الواقع وہ حلف کے لئے تیار ہیں تو اس کے لئے میں ایک آسان راہ بتاتا ہوں کہ اخبارات کی بحث کو چھوڑ کر ہم اپنا ایک ایک نمائندہ بنائیں۔ مثلاً میں اپنی طرف سے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو پیش کرتا ہوں وہ بھی ایک نمائندہ منتخب کر کے اپنی باتیں اس کے

سامنے بیان کر دیں اور میں بھی اپنی باتیں اپنے نمائندہ کو بتا دوں گا۔ پھر وہ خود فیصلہ کر لیں کہ ہم نے کن باتوں پر حلف اُٹھانی ہے۔ اس طرح ممکن ہے کوئی صورت نکل آئے وگرنہ جن مباحث میں مولوی صاحب پڑے ہوئے ہیں ان سے کبھی بھی تصفیہ کی کوئی راہ نکل نہیں سکتی۔

اس کے بعد حضور نے سال بھر میں سب سے اچھا کام کرنے والی مجلس خدام الاحمدیہ یعنی جماعت کراچی کو انعامی جھنڈا دینے کا اعلان فرمایا اور اپنے دستِ مبارک سے جماعت کے قائد کو جھنڈا عطا فرمایا۔ پھر تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔

میں جماعت کو یہ خوشخبری سنانا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تیسویں پارہ کی تفسیر کا دوسرا حصہ شائع ہو گیا ہے چند سورتیں باقی رہ گئی ہیں ان کو بھی جلد سے جلد شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی اور پھر پہلے پارہ سے علی الترتیب یہ تفسیر جماعت کے سامنے آتی رہے گی احباب جلد سے جلد اسے خرید لیں ورنہ انہیں پہلے حصوں کی طرح پچھتانا پڑے گا اور زیادہ سے زیادہ قیمت خرچ کرنے کے باوجود بھی دستیاب نہ ہو سکے گی۔ میں نے دفتر کو ہدایت کی ہے کہ وہ تاجروں کو دینے کی بجائے افراد کو زیادہ تقسیم کریں۔ پس جماعت کو اس موقع سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

انگریزی قرآن کریم بھی تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور اس کی پہلی جلد جو دس بارہ سَو صفحات پر مشتمل ہو گی بہت جلد جماعت کے سامنے آ جائے گی۔ میں اِس کا دیباچہ لکھ رہا ہوں جو دو اڑھائی سَو صفحوں پر ممتد ہو گا اور اس کا ایک کثیر حصہ سیرت رسول کریم صلی اللہ وآلہٖ وسلم ایسے اہم مضمون پر مشتمل ہے۔ اس مضمون کی وضاحت ضروری تھی تا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح عکس اور آپ کا حسین چہرہ لوگوں کے سامنے پیش کر کے ان کے لئے جاذبیت کا سامان مہیا کیا جائے۔ اس کے گورمکھی اور ہندی تراجم بھی ساتھ ساتھ ہو رہے ہیں جو جلد شائع کئے جائیں گے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے خوش کن نتائج کا موجب بنیں گے۔

قرآن کریم کے سات مختلف زبانوں میں جو تراجم ہو رہے تھے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو گئے ہیں اور ان کی ایک ایک نقل بنک میں بھی محفوظ کر دی گئی ہے۔ صرف اِس بات کی انتظار ہے کہ ہمارے مبلغین ان زبانوں کو سیکھ کر ان پر نظرِ ثانی کر لیں تا کہ غلطی کا کوئی امکان نہ رہے۔ تراجم کے لئے ۲،۶۰۰۰۰ روپیہ کے وعدے ہوئے تھے جن میں سے ۲،۴۰۰۰۰ روپے

وصول ہوئے ہیں اس میں سے ۳۵۰۰۰ روپیہ صرف تراجم پر خرچ آیا ہے باقی روپیہ جمع ہے۔

امسال تحریک جدید کو رجسٹرڈ کروا دیا گیا ہے تا کہ اس کے اموال محفوظ رہیں چونکہ رجسٹرڈ باڈی گورنمنٹ کی نگرانی میں رہتی ہے اِس لئے قانونی طور پر حقوق طلب کرنے میں سہولت رہے گی۔ نیز اس کو رجسٹرڈ کرانے کی ایک یہ وجہ بھی تھی کہ خدانخواستہ اگر ایک انجمن کو کوئی زد آئے تو دوسری اس کی جگہ پر سلسلہ کا کام چلاتی رہے۔ علاوہ ازیں میں دیکھتا ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ میں لمبی سستی کی وجہ سے جمود طاری ہے اور وہ اتنی ہوشیاری سے کام نہیں کر رہی جتنی کہ ضرورت ہے۔

تحریک جدید میں مَیں نے مختلف محکمے بنائے ہیں اور ہر محکمہ کے انچارج کو ناظر کی بجائے وکیل کا نام دیا ہے۔ اِس وقت حسب ذیل محکمے کام کر رہے ہیں ۔ مال، صنعت و حرفت، تجارت، تبشیر اور وکالت دیوان ۔ وکالت دیوان کا کام سب محکموں میں باہمی تعاون اور رابطہ قائم رکھنا ہے ان کے علاوہ کچھ اور محکموں کا قیام بھی نہایت ضروری ہے۔ مثلاً آئندہ ایک وکالت ارتقائی کے قیام کا خیال ہے جس کا کام اِس بات کا محاسبہ کرنا ہوگا کہ جماعت کس رفتار سے ترقی پر گامزن ہے اور اس کی ترقی میں کوئی روک تو نہیں یا وہ کسی مقام پر رُک تو نہیں گئی، پھر وکالتِ زراعت کا قیام بھی ضروری ہے۔ ہندوستان میں ۸۰ فی صدی لوگوں کا مدار زراعت پر ہے۔ پھر اپنی جماعت کے زمینداروں کی ترقی اور تنظیم کے لئے اس طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔ پھر وکالت تصنیف ہوگی جو اشاعت کا کام کرے گی، پھر وکالت تعلیم ہوگی جو جماعت کے تعلیم کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرے گی۔ وکالتِ تجنید ہوگی جس کا کام سلسلہ کی ضرورتوں کے لئے کارکن مہیا کرنا ہوگا۔ صدر انجمن احمدیہ نے تجنید کی طرف بالکل توجہ نہیں کی اور اس کا نتیجہ آج وہ بھگت رہی ہے کہ اب اسے کارکن میسر نہیں آتے۔

بیرونی مشنوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ:۔

سب سے اہم مشن انگلستان میں ہے کیونکہ انگلستان سیاسیات کا مرکز ہے اِس وقت ہمارے چھ آدمی وہاں موجود ہیں اور عنقریب تین اور چلے جائیں گے۔ ان میں سے دو امریکہ چلے جائیں گے پھر بھی وہاں سات آدمی موجود رہیں گے گو یہ تعداد انگلستان کے لحاظ سے ناکافی

ہے لیکن پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے۔ پہلے صرف ایک مبلغ تھا۔

دوسرا مشن سپین کا ہے سپین وہ ملک ہے جس میں مسلمانوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے جلد بعد ہی یعنی تقریباً ۷۰ سال کے اندر اندر اس ملک پر قبضہ کر لیا اور آٹھ سَو سال تک وہاں اسلام کا جھنڈا لہراتا رہا۔ سپین نے بڑے بڑے مسلمان عالم پیدا کئے۔ مثلاً ابن رشد، ابن خلدون اور تفسیر بحر محیط کے مصنف مگر جب مسلمانوں پر زوال آنا شروع ہوا تو یہ ملک عیسائیوں کے قبضہ میں چلا گیا اور انہوں نے اسلام کا نام ونشان ہی مٹا دیا۔ آجکل وہاں ایسے لوگ ملتے ہیں جن کے نام مسلمانوں کے سے ہیں مگر اسلام کا ان کو کوئی علم نہیں کیونکہ ان کو زبردستی عیسائی بنالیا گیا۔ میں ابھی بچہ ہی تھا اور کوئی طاقت مجھے حاصل نہ تھی اُس وقت میرے دل میں یہ ولولہ پیدا ہوا کہ خدا نے جب بھی مجھے طاقت بخشی میں پھر سپین میں اسلام کا جھنڈا گاڑوں گا۔ اِس وقت ہمارے دو مبلغ میڈرڈ میں کام کر رہے ہیں اور وہاں چھ مہینہ میں دو احمدی ہو چکے ہیں۔

تیسرا ملک فرانس ہے۔ اس کو یہ اہمیت حاصل ہے کہ کچھ عرصہ مسلمان وہاں رہے اور دوسرے سپین کی تباہی میں اس کا بہت دخل تھا۔ تیسرے بہت سے اسلامی ممالک اس کے ماتحت ہیں وہ بہت عیاش ملک ہے اور مذہب سے بہت کم دلچسپی رکھتا ہے اس لئے وہاں کامیابی میں دیر لگے گی۔

اٹلی وہ ملک ہے جو عیسائیت کا مرکز ہے جہاں سے اسلام کے خلاف جنگ کی صدا ہمیشہ بلند ہوتی رہی ہے۔ مسلمان بھی اس پر حملہ آور ہوئے اور سینکڑوں برس تک اس پر قابض رہے۔ یہ ملک ہمیشہ ہی اسلام کے لئے خطرہ کا موجب رہا ہے اس لئے یہ خاص توجہ کا مستحق ہے۔ اِس وقت ہمارے تین مبلغ وہاں کام کر رہے ہیں تھوڑے ہی عرصہ میں آٹھ دس افراد احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

سوئٹزرلینڈ میری سکیم میں شامل نہ تھا لیکن جرمنی میں داخلہ کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے مبلغین نے وہاں کام شروع کر دیا ہے اور جرمنی کیلئے راستہ صاف کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ شگاگو میں ہمارا مرکز قائم ہے خلیل احمد صاحب ناصر اور مرزا منور احمد صاحب نئے مبلغ

وہاں بھیجے گئے ہیں جن کے کام سے نہائت خوشکن نتائج نکلنے کی امید ہے اور ایک مبلغ غلام یٰسین صاحب کو بھی بھیجا گیا ہے اور امید ہے کہ یہ ملک بھی بہت جلد احمدیت سے ہمکنار ہو جائے گا۔ ہمیں امید ہے کہ اگر اس ملک پر دھاوا بول دیا جائے تو بہت جلد دو تین کروڑ افراد احمدی ہو سکتے ہیں۔

جنوبی امریکہ یہ دنیا کا سب سے زیادہ مالدار ملک ہے وہاں چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہیں جن کے حاکموں کے باہمی اختلافات کی وجہ سے یہ ملک ترقی نہیں کر رہا ورنہ اس میں ترقی کے غیر معمولی اسباب موجود ہیں۔ وہاں بھی ایک مبلغ کام کر رہا ہے ایک اور بھی بھیجا جا رہا ہے۔

افریقہ کے مختلف حصوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

وہاں احمدیت کو خدا تعالیٰ کے فضل سے مقبولیت حاصل ہوئی ہے جہاں پہلے ہمارے چند مبلغ کام کر رہے تھے وہاں اب سینکڑوں کی ضرورت ہے اور ہزاروں لوگ احمدیت قبول کر چکے ہیں۔

ممالک عربیہ ان ممالک میں بھی ہمارا کام بہت وسیع ہو رہا ہے۔ اس وقت تین مبلغ وہاں کام کر رہے ہیں اور ابھی مزید ضرورت ہے۔ وہاں کے ایک مخلص اور سرگرم بھائی سید منیر الحصنی صاحب آجکل یہاں آئے ہوئے ہیں اور تبلیغ کے لئے ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ مصر میں بھی احمدیت کی رَو چل پڑی ہے اس سال چھ افراد نے بیعت کی ہے ان میں سے بعض جامعہ ازہر کے طالب علم ہیں۔

ایران میں بھی ایک مبلغ کام کر رہے ہیں اور لٹریچر کی اشاعت وغیرہ کا انتظام اس وقت کر رہے ہیں۔

انڈونیشیا کے مختلف حصوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے وہاں کے مبلغین کی عدیم المثال قربانیوں کی تعریف کی اور بتایا کہ وہاں بعض علاقوں میں ہمارے مبلغین کو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اقتدار حاصل ہو گیا ہے اور احمدیت کی ترقی کے غیر معمولی سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ وہاں انہی دنوں کئی مبلغ بھیجے گئے ہیں۔

جماعت میں تجارت کی روح پیدا کرنے کے لئے ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں ایجنسیاں قائم کی گئی ہیں اور اس محکمہ کے ذریعہ سے احمدی تاجروں کی تنظیم کا کام کیا جا رہا ہے

تا کہ جماعت کی تجارت بہت بلند معیار پر پہنچ جائے۔ جماعت کو اس کے ساتھ تعاون کر کے خود بھی فائدہ اُٹھانا چاہئے اور سلسلہ کو بھی فائدہ پہنچانا چاہئے غیر ممالک میں بھی ایسی ایجنسیاں قائم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

صنعت وحرفت

اِسی طرح صنعت وحرفت کو ترقی دینے کا بھی سوال پیشِ نظر ہے اور جماعت کے صنعتی معیار کو بلند کرنے کی بہت ضرورت ہے اس کے لئے دوستوں کو ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہئے اور ہمیشہ اپنی مصنوعات کو خریدنا اور ان کو فروغ دینا چاہئے۔ اس محکمہ کی طرف سے ایک ڈائرکٹری شائع کی گئی ہے جو نہایت ہی مفید عنوانات پر مشتمل ہے اور اس میں تجارت کے متعلق بہت سی قیمتی معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں جن کی تاجروں کو ہر وقت ضرورت رہتی ہے دوستوں کو فوراً خرید لینی چاہئے۔

فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ

صنعت کو بڑھانے اور جماعت کو علمی ترقی دینے کے لئے یہ ریسرچ قائم کی گئی ہے اس میں چھ آدمی کام کر رہے ہیں اور باقی تعلیم حاصل کر رہے ہیں سرِ دست اِس کے لئے ۲۵ آدمیوں کی ضرورت ہے اور فی الحال ان سے کام چلانے کی کوشش کی جائے گی وگرنہ میرا خیال ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ دینی میدان میں ہمیں کامیابی بخش رہا ہے اسی طرح اس میدان میں بھی فوقیت بخشے اور سائنس کی رو سے بھی ان کو شکست دینے کی توفیق بخشے۔

یہ وہ سارے کام ہیں جن کو تحریک جدید کر رہی ہے مگر ان کاموں کے مقابلہ میں تحریک جدید کے چندوں کو دیکھا جائے تو وہ بہت ہی حقیر ہیں اور اس کام کو وسیع کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور موجودہ اخراجات سے بہت زیادہ اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے اس لئے جماعت کو ان ضروریات کے مطابق قربانی کرنی چاہئے۔ بے شک کام زیادہ ہے اور ہم کمزور ہیں اور نادار ہیں مگر خدا نے ہمارے سپرد یہ کام کیا ہے بہرحال ہم نے کرنا ہے اور خوبی یہی ہے کہ ان مخالف حالات میں اسے کیا جائے اور اس کے دو طریق ہیں کہ اوّل تو جماعت غیر معمولی قربانی کر کے بہت زیادہ رقوم پیش کرے۔ دوسرے نوجوان بہت زیادہ زندگیاں وقف کریں۔

آخر میں حضور نے دیہاتی مبلغین کی سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

یہ سکیم دیہات میں تبلیغ کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ پچھلے سال پندرہ مبلغ تیار ہوئے تھے اور امسال پچاس مبلغین تیار ہوئے ہیں اور آئندہ سال کم از کم ۷۵ کی ضرورت ہوگی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال اِس سکیم کو بڑھانے کی ضرورت رہے گی۔ پس اس قدر اہم امور کی انجام دہی غیر معمولی قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے۔ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کی بلندی کے لئے ہر ممکن قربانی کریں اور دنیا اور آخرت میں سرخروئی حاصل کریں۔

(الفضل ۲۸ ؍دسمبر ۱۹۴۶ء)